www.novelsclubb.com
صراط
ناولز کلب
سارہ یٰسین
:novelsclubb
:read with laiba
03257121842

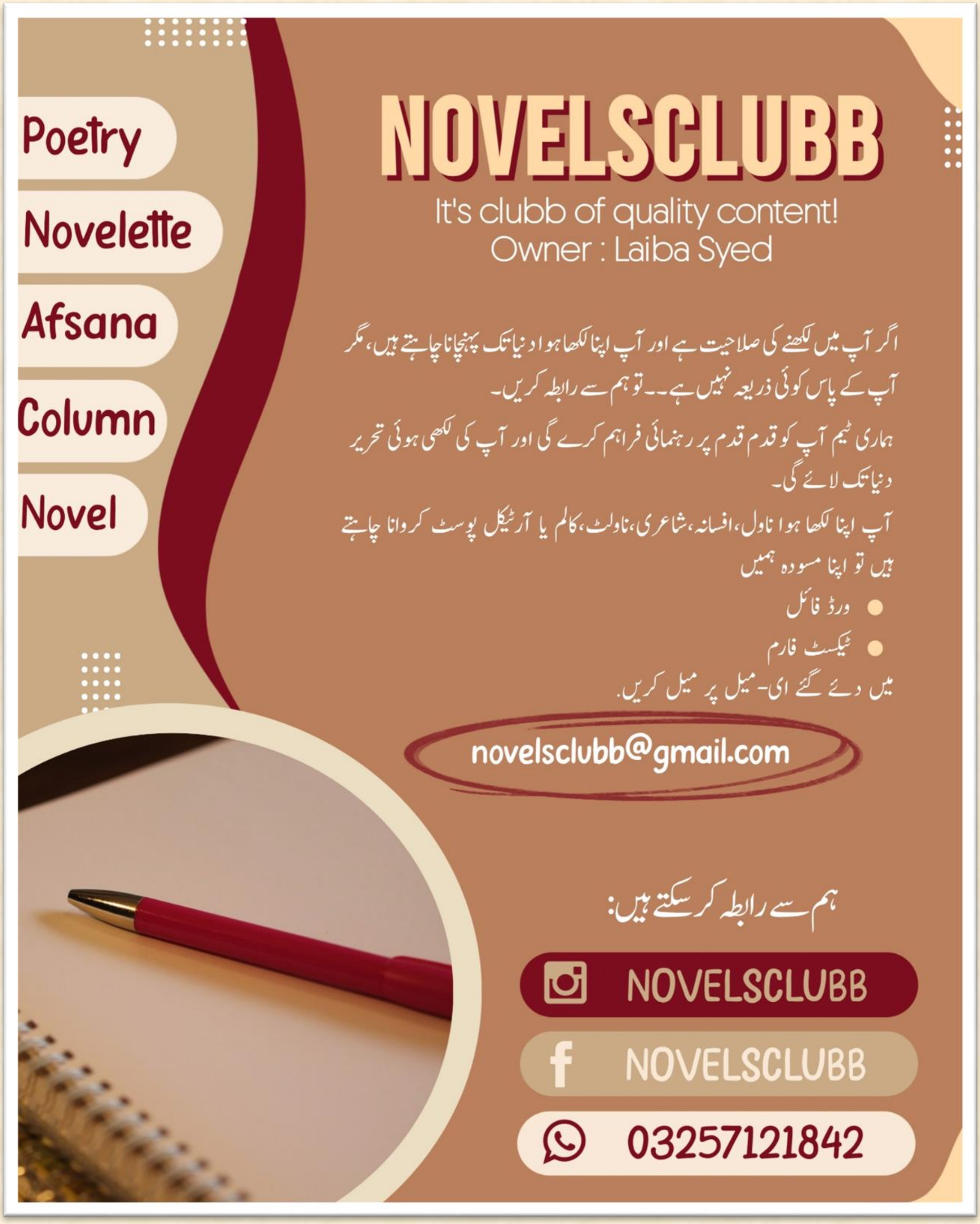
Poetry
Novelette
Afsana
Column
Novel
NOVELSCLUBB
It's clubb of quality content!
Owner : Laiba Syed
اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔ تو ہم سے رابطہ کریں۔
ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔
آپ اپنا لکھا ہوا ناول، افسانہ، شاعری، ناولٹ، کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں
ورڈ فائل
ٹیکسٹ فارم
میں دیئے گئے ای-میل پر میل کریں.
novelsclubb@gmail.com
ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں:
NOVELSCLUBB
NOVELSCLUBB
03257121842

# صراط

## از قلم

## سارہ یسین

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

## تعارف

صراط کیا ہے؟

عربی زبان کا لفظ جس کے معنیٰ "راستہ" کے ہیں۔

راستہ کیا؟

وہ جو ہم سب اپنی مرضی سے اختیار کرتے ہیں۔ سیدھا یا الٹا، صحیح یا غلط۔ اس معاملے میں ہم مجبور نہیں ہوتے بلکہ اس کو چننے کا اختیار ہم سب کے پاس ہوتا ہے۔ یہ ہم پر ڈیپینڈ کرتا ہے کہ ہم کونسا راستہ اپنی ذات کے لیے اختیار کرتے ہیں۔ محض صراط یا صراط مستقیم۔

Clubb of Quality Content!

## انتساب

"خدا کی محبت کے نام۔۔۔۔۔۔"

Clubb of Quality Content!

قسط نمبر 3:

باب تین:

شام خوبصورتی سے ہونا شروع ہو چکی تھی۔ چڑیوں کی چہچہاہٹ اب قدرے کم ہونے لگی تھی۔ وہ سب اپنے اپنے گھروں کو لوٹنے کو تیار تھیں۔ مجسمہ ساز تھوڑی دیر بعد ابان مغل کو دیکھ کر مٹی اور سیمنٹ کی مدد سے اس کی شکل کو صحیح سانچے میں ڈھال رہا تھا۔ ابان مغل کرسی پر بیٹھے سنجیدہ سی شکل سے سامنے مجسمے کو دیکھ رہا تھا۔

اس کے ساتھ دوسری کرسی پر زمارہ تھی۔ مجسمے کو دیکھتے دیکھتے وہ ابان کو بھی دیکھتی جس کے چہرے پر غرور، اعتماد اور سب کچھ اپنے اختیار میں رکھنے جیسے تاثرات تھے۔ زمارہ کو شادی کے بعد اس کے ساتھ گزارا ہوا

وقت یاد آیا۔ وہ اس سے کم ہی مخاطب ہوتا تھا۔ اس کو زمارہ کی کسی بھی چیز میں کوئی دلچسپی نہیں تھی۔ وہ کیا پہنتی ہے، کیا اوڑھتی ہے وہ اس سب سے لاپرواہ تھا۔ دو سال بعد ہی ہدایا ہو گیا تھا اور زمارہ کی توجہ کا مرکز وہ بن گیا تھا۔ وہ بھی آہستہ آہستہ خود کو اس سے لاپرواہ کرنے لگی تھی۔ اس کی کزن تھی وہ پہلے بھی اس سے بہت کم ہی مخاطب ہوتا تھا۔ شاید یہ اس کی طبیعت کا خاصہ تھا۔ خیر اگر وہ اس کے کسی بھی معاملے میں روک ٹوک نہیں کرتا تھا تو اسے

Clubb of Quality Content

اور کیا چاہیے تھا۔اسی طرح وقت گزرتا گیا اور زمارہ مغل کو گزرتے وقت کے ساتھ ابان کے کاموں میں دلچسپی ہونے لگی تھی۔وہ کمپنی کا اونر تھا وہ بھی تین،چار کا جیسے اس کا اپنا بھائی بھی تھا۔(زرتاشہ کا شوہر) وہ لوگ بھی بزنس سنبھال رہے تھے مگر ابان۔۔۔اس کی ہر وقت کی مصروفیات کبھی بھی فون آنے پر نکل جانا چاہے رات کا آدھا پہر ہو۔اتنا تو وہ سمجھ چکی تھی کہ وہ کوئی اور بھی مخفی کام کر رہا ہے مگر کیا؟اور اسے چھپانے کا مقصد؟

جاسوسی اس کا پسندیدہ مشغلہ بن چکی تھی جو تب سے لے کر اب تک قائم تھی۔زویا اور منان کو شروع سے ہی وہ ناپسند تھی اور زمارہ۔۔۔۔کیا وہ مرے جا رہی تھی نہیں۔وہ زویا کی خاص کر فیروز سے جلد از جلد شادی چاہتی تھی تاکہ اس کی جان چھوٹے اس بلا سے۔مگر ہر خواہش پوری نہیں ہوتی اسے سمجھنے کی ضرورت تھی۔اور وہ بلا کیا طوفان لانے والی تھی اگر اسے معلوم ہو جاتا تو مر کر بھی اسے اپنی بھابھی نہ بناتی۔مجسمہ مکمل ہو چکا تھا۔ہدایت مجسمہ ساز کو لیے باہر کی جانب بڑھ گیا۔معاوضہ وہ اسے پہلے ہی دے چکے تھے۔ابان چلتا ہوا مجسمے کے سامنے آرکا۔گھوڑے کے اوپر پوری شان سے بیٹھا ابان مغل۔۔۔۔وہ مجسمہ عین یوں بنا تھا جیسے پرانے بادشاہ اپنے محلوں میں بنوایا کرتے تھے۔اگر تم غور سے ابان کو دیکھو تو اس کی آنکھوں میں کچھ چمکا تھا۔

"بہت ہی خوبصورتی سے بنایا ہے اس نے۔" پیچھے سے زمارہ آتے ہوئے مجسمے کو دیکھے ہی ابان سے مخاطب ہوئی۔ سوچوں کے زہر کو ایک طرف رکھے زبان میں شہد گھل چکا تھا۔ ابان نے محض سر ہلانے پر اکتفا کیا۔ منان اور زویا ہدایا کو لیے باہر گئے ہوئے تھے۔

"ماما اور فیروز زویا کو شاپنگ پر لے جانا چاہ رہے تھے منگنی کی۔" وہ پوچھنے والے انداز میں اسے بتا رہی تھی۔

"زرتاشہ نے بتایا تھا وہ ساتھ ہی جائے گی۔۔۔۔کل چلے جانا تم سب۔"

زمارہ کا حلق تک کڑوا ہوا تھا زرتاشہ کا نام سن کر۔ وہ تھی تو اس کی بھابھی مگر نا جانے اس نے کیا پھونکا تھا اس کے بھائی پر جو اس کے پیچھے گن چکر بنا پھرتا تھا۔

"تم زویا کو ایک مرتبہ خود بتا دینا ورنہ جیسے وہ منگنی کے نام پر چیختی ہے مجھے تو کبھی کبار لگتا ہے وہ کسی اور کو پسند۔۔۔"

"اپنی زبان کو قابو میں رکھو خبردار آج کے بعد میری بہن کے بارے میں کوئی الٹی سیدھی بکواس کی تو میں گھر کے ہر معاملے میں چپ رہتا ہوں تو تمہیں کیا لگتا ہے میں کچھ نہیں جانتا۔ مجھے ہر چیز کی خبر ہوتی ہے۔۔۔ہر ایک چیز کی۔۔۔۔میں نے شادی کے پہلے دن ہی تمہیں ایک بات سمجھائی تھی۔

Clubb of Quality Content

“Mind your own business”

وہ ایک ایک لفظ چبائے کرخت لہجے میں بولتا ہدایت کو اشارہ کیے گاڑی میں بیٹھا۔اس لہجے میں بات وہ اس سے بہت ہی کم کرتا تھا۔زمارہ کا غصہ آسمانوں کو چھو رہا تھا۔وہ زویا، منان، زرتاشہ اور ابان کو تباہ و برباد کرنا چاہتی تھی۔اس کے چہرے پر واضح بغاوت کی رمق چھلکتی ہوئی نظر آتی۔

زائشہ اسٹوڈیو جانا شروع ہو چکی تھی۔اس اجنبی شخص سے ملنے کے بعد اسے ایک پل سکون کا میسر نہیں ہوا تھا۔وہ دوبارہ سے اپنی ٹیم کے ساتھ جانچ پڑتال میں لگ گئی تھی۔ مگر کچھ حاصل نہیں ہوا تھا۔ڈرائیور ویسے ہی مر چکا تھا اگر زندہ ہوتا تو معاملے کی تہہ تک پہنچنا آسان ہوتا۔وہ اس ادارے میں بھی گئی تھی جہاں شمس اپنی ڈیوٹی انجام دیتا تھا۔وہاں کے ہر ورکر اور آفیسر سے یہی معلوم ہوا تھا کہ اس کا ایسا کوئی دشمن تھا ہی نہیں اور کوئی بھی اتنی اسانی سے ایک "ایف ائی اے" آفیسر کا قتل نہیں کروا سکتا۔مگر کچھ لوگوں سے یہ معلوم ہوا تھا کہ شمس تین چار مہینے سے ادارے میں پورا وقت نہیں دیتا تھا اور کبھی کبھار ایک آدھ چھٹی بھی کر لیتا تھا۔اور یہ کوئی سالڈ ریزن نہیں تھا۔۔۔شادی تھی شاید اس لیے وہ وقت نہیں دے

پارہا تھا۔ زائشہ کا شک آہستہ آہستہ ختم ہونے لگا۔ وہ لاہور کا بھی ایک چکر لگا چکی تھی۔ شمس کے کمرے کی تلاشی لیتے اسے وہاں بھی کوئی ایسی مشکوک چیز نظر نہیں آئی تھی جس سے اس کا شک یقین میں بدلتا۔ کمرے کے ساتھ بنی اسٹڈی میں ایک لوکر تھا جہاں شمس کے کام کے متعلق فائلز اور مختلف قسم کے صفحات تھے۔ وہ لوکر ہمیشہ سے لوک ہوتا تھا اور اس کی چابی شمس کے علاوہ کسی کے پاس نہیں تھی۔ مگر وہ کھلا ہوا تھا۔ لوہے کے چھوٹے سے دروازے پر چھوٹی موٹی خراشیں تھیں۔ اگر غور سے دیکھو وہ بھی تب ہی نظر آتی۔ ماما یا مامی میں سے ہی کسی نے کھولا ہو گا۔ مامی تو ویسے بھی زیادہ تر شمس کے کمرے میں ہی موجود ہوتی تھی۔ اس نے سب کو فی الحال لاعلم رکھا تھا۔ اسلام آباد واپسی پر اسے پورا یقین ہو گیا تھا کہ اس اجنبی شخص نے جھوٹ بولا ہے۔ اور وہ بھی بے وقوف بن گئی تھی۔ زائشہ نے خود پر ہزار بار لالت بھیجی۔ جو کسی بھی راہ چلتے شخص پر یقین کر کے بیٹھ گئی تھی۔ البتہ دل میں پختہ عہد کیا کہ اگر وہ دورنگ آنکھوں والا سنکی انسان اسے کہیں بھی نظر آیا تو وہ اسے چھوڑے گی نہیں۔ جبکہ وہ یہ نہیں جانتی تھی کچھ دیر بعد ہی اس کی ملاقات اس سنکی انسان سے ہونے والی ہے۔

فاطمہ بیگم نے گاڑی سے نیچے اترتے فارد صاحب کے گھر کا دروازہ بجایا۔ دوپہر کا وقت تھا گلی میں اچھا خاصا شور شرابہ تھا۔ گلی کی نکر پر مسجد تھی۔ جہاں کچھ دیر بعد انہوں نے جانا تھا۔ ان

کے پیچھے ہی زائشہ اور کرسٹینا کھڑی تھیں۔حلیہ دونوں کا ازلی تھا مگر دونوں کے سر پر فاطمہ بیگم کے دیے ہوئے دوپٹے تھے۔اندر سے آتی امائرہ نے ان تینوں کا استقبال کیا۔ان کی موجودگی کی خبر فاطمہ بیگم پہلے ہی دے چکی تھی۔کرسٹینا کہ اسلام قبول کرنے کے متعلق سن کر اسے نہایت ہی خوشی ہوئی تھی۔جس کے سلسلے میں وہ تینوں ادھر آئیں تھیں۔زنیرہ بیگم کے ساتھ مل کر وہ صبح سے کچن میں کھانے بنانے میں مصروف تھی۔ان تینوں سے اپنائیت بھرے انداز میں ملتے وہ لوگ ڈرائنگ روم میں بیٹھے جہاں سیڑھیاں اوپر والے پورشن کو جارہی تھی۔ان کے ساتھ نیچے دیوار کے ساتھ فکس شیلف تھی جہاں کچن کا سارا سامان موجود تھا۔زنیرہ بیگم سے ملتے وہ تینوں وہاں موجود صوفوں پر بیٹھی۔زائشہ سے اتنی دیر بعد مل کے زنیرہ بیگم کے پاؤں تو خوشی سے نیچے نہیں لگ رہے تھے۔وہ زائشہ سے گفتگو میں محو ہو چکی تھیں۔زائشہ مسکراتے ہوئے ان کی ہر بات کا جواب دے رہی تھی۔کرسٹینا کو عجیب سی گھبراہٹ اور خوشی نے گھیرا ہوا تھا۔

"بس یہ ظہر کی نماز کا وقت ختم ہو جائے تو پھر قاری صاحب کے پاس چلتے ہیں۔" کرسٹینا کے چہرے کی بے چینی بھانپ کر زنیرہ بیگم نے اسے آگاہ کیا۔کرسٹینا نے مسکرا کر سر ہلایا مگر اسے عجیب سی بے چینی اور دل میں ابھرتے سوال تنگ کر رہے تھے۔زائشہ اس کے چہرے

کو دیکھتے جان چکی تھی اسے کوئی تو مسئلہ ہے۔اس نے بھنویں اچکائے اسے دیکھا۔کرسٹینا فاطمہ بیگم کے پاس سے اٹھتی اس کے ساتھ آکر بیٹھی۔زنیرہ بیگم اور فاطمہ بیگم اب اپنی باتوں میں مصروف ہو گئیں تھیں۔

"کیا ہوا؟"زائشہ نے سرگوشی نما آواز میں پوچھا۔

"میرے دل میں کچھ سوال ہے۔۔۔۔۔میں امائرہ سے۔۔۔۔۔ان کے جواب جاننا چاہتی ہوں۔"زائشہ نے مسکرا کر سر کو سمجھنے والے انداز میں جنبش دی۔وہ کرسٹینا کے فیصلے سے بے حد متاثر تھی۔اسے یقین نہیں تھا کہ ایسا کبھی ممکن ہو گا۔عظیم والے واقعے پر بھی اس نے اس کی بات کو زیادہ سیریس نہیں لیا تھا۔اس نے زنیرہ بیگم سے امائرہ کا پوچھا ان کے بتانے پر وہ نماز پڑھ رہی ہے وہ دونوں اس کے کمرے میں داخل ہوئیں۔جہاں ایک الگ ہی بھینی قسم کی خوشبو آ رہی تھی۔دیوار پر لگی شیلف پر دس بارہ ریلیں (قران مجید رکھنے کے لیے لکڑی کی بنی ریل) قران پاک اور مختلف سپارے موجود تھے۔امائر نماز پڑھ رہی تھی اور وہ دونوں اس کے بیڈ پر بیٹھے اسے ٹکر ٹکر دیکھنے لگی۔امائرہ چند پل بعد نماز ادا کیے ان کے ساتھ ہی آکر بیٹھی۔

"میرے دل میں کچھ خدشے ہیں۔۔۔۔ قاری صاحب کے پاس جانے سے پہلے میں چاہتی ہوں۔۔۔۔۔ کہ مجھے میرے سوالوں کے جواب مل جائیں۔" امائرہ نے اسے دیکھتے بات جاری رکھنے کا کہا۔

"جیسے۔۔۔۔ میں کرسچن تھی بلکہ۔۔۔ فلحال ہوں لیکن۔۔۔ کچھ عرصہ پہلے ہی مجھے مسلم مذہب اچھا لگنے لگا۔ اپنے مذہب کی ہر چیز سے دل اٹھتا گیا۔ تو وو۔۔۔ اب جب میں مسلمان ہونے جا رہی ہوں تو اگر بعد میں بھی میرے ساتھ ایسے ہوا۔۔۔

مطلب۔۔۔ مجھے ڈر ہے کہ اگر مجھے کوئی اور مذہب اچھا لگنے لگا تو۔۔۔؟" انگلیاں چٹخاتے ہوئے کبھی امائرہ تو کبھی زائشہ کو دیکھ کر اس نے بات مکمل کی۔

"تمہارا دل کیوں کرتا ہے کہ تم مسلمان ہو جاؤ۔ یکدم سے کیوں تمہارا دل اپنے مزہب سے اٹھ گیا۔۔۔ اور اسلامی مزہب تمہیں اٹریکٹ کرنے لگا۔" اس کی ساری بات مکمل سن لینے کے بعد امائرہ الٹا اسی سے سوال کر گئی۔

"میں زیادہ کچھ تو اس بارے میں یا اپنے دل کی کیفیت کے بارے میں نہیں جانتی مگر میں جب بھی قرآن سنتی ہوں تو میرا دل سکون محسوس کرتا ہے۔ کوئی بھاری پن مجھے محسوس

نہیں ہوتا بے سکونی کہیں دور جا سوتی ہے۔میرا دل کرتا ہے کہ میں قرآن کو سنتی رہوں۔یا جب کسی کو نماز پڑھتے دیکھتی ہوں تو خواہش جاگتی ہے کہ میں بھی پڑھوں۔"

"ماشاءاللہ!"امائرہ نے بے ساختہ کہا۔زائشہ خود اسے متاثر کن نظروں سے دیکھ رہی تھی۔

"توبس پھر سارے خوف،خدشے اپنے دل سے نکال دو۔۔۔جب تم اسلام کی دہلیز پر پہلا قدم رکھو گی تو خود میں الگ اعتمنان،سکون اور یہ چیز محسوس کرو گی کہ تم راہ راست پر ہو۔ جب اللہ تعالیٰ نے تم پر اتنا کرم کیا ہے تو وہ ذات تم پر اور بھی مہربان ہو گی انشاءاللہ۔۔۔۔۔۔ وہ تمہیں بھٹکنے نہیں دے گی بس۔۔۔۔۔اس پر یقین رکھنا۔"

چند اور امائرہ سے باتیں کر کے وہ بلکل مطمئن ہو چکی تھی۔کچھ ہی دیر میں وہ تینوں مسجد میں قاری صاحب کہ سامنے موجود تھیں۔ قاری صاحب کرسٹینا کو کلمہ پڑھاتے ہوئے اسلام کے دائرے میں لا چکے تھے۔کرسٹینا کا چہرہ اس وقت چمک رہا تھا۔رسومات پوری ہونے کہ بعد زائشہ نے اس کا نام عائشہ رکھوایا تھا خود کے نام سے ملتا جلتا جو اس نے پہلے ہی سوچ رکھا تھا۔شام کا کھانا کھانے کے بعد وہ سب نکلنے کو تیار تھے۔زائشہ اپنا پرس پکڑنے کے لیے امائرہ کے کمرے میں گئی جو وہ وہاں بھول چکی تھی۔

کمرے میں داخل ہوتے ہی اس نے ایک لمبے چوڑے وجود کی پشت دیکھی۔ جو موبائل کا چارجر سوئچ بورڈ کے ساتھ لگائے اسے استعمال کر رہا تھا۔ وہ پہلے تو حیران ہوئی پھر اسے یاد آیا کہ یہ اس کی پھپھو کا بیٹا ہے المازامائرہ کا بھائی خیر اسے کیا لینا دینا۔ وہ چلتی ہوئی بیڈ کے پاس آئی۔ قدموں کی چھاپ سنتے المازنے مڑ کر آنے والی ہستی کو دیکھا۔ بیگ کندھے پر ڈالتے ہوئے زائشہ کی نظر بھی اس پر پڑی۔

"تم۔۔۔" ماتھے پر بے شمار بل ڈالے زائشہ نے حیرت سے لفظ چبائے ادا کیا۔ الماز اس کے بارے میں کچھ دیر پہلے ہی جان چکا تھا۔ جب وہ تینوں مسجد میں تھیں اور وہ اپنے پورشن سے نیچے آئے زنیرہ بیگم سے ملا تھا۔ وہ اسی لیے جان بوجھ کر امائرہ کے کمرے میں ہی بیٹھ گیا تھا۔

"جی میں۔۔" چلتا ہوا بیڈ پر آکر بیٹھا زائشہ کئی قدم پیچھے کو ہوئی۔

"تم یہاں کیا کر رہے ہو؟" اسے یکدم ہی حد درجہ غصہ آیا پچھلی ملاقات بھولی ہی کہاں تھی وہ۔

"جرنلسٹ صاحبہ یہ سوال ویسے میرا کرنا بنتا ہے۔۔۔ مگر میں کروں گا نہیں کیونکہ آپ۔۔۔ میرے ماموں کی بیٹی ہیں۔۔۔ تو۔۔۔ آپ یہاں آجا سکتی ہیں۔"

لفظ "ماموں کی بیٹی" پر زائشہ کا دماغ اٹکا۔ چند سیکنڈ لگے تھے اسے ساری صورت حال سمجھنے میں۔ مطلب وہ انجان اور سنکی انسان اسکی پھپھو کا بیٹا تھا۔ کچھ بھی کہے بنا وہ سر جھٹکتے باہر کو جاتی جب اس نے الماز کی آواز سنی۔

"پھر کیا سوچا آپ نے میری پیش کش کے بارے میں۔" انتہائی کوئی ڈھیٹ انسان تھا۔ زائشہ نے مڑ کر اسے دیکھا جو کسی محراجہ کی طرح بیڈ پر جم کر بیٹھا تھا۔ گویا وہ اس کی کوئی غلام ہو اور محراجہ صاحب نے غلام کو کسی اونچے مقام کی پیشکش کی ہو۔

"میں نہ ہی ایسی فضول چیزوں کے بارے میں سوچتی ہوں اور نہ ہی اس قسم کی پیشکش قبول کرتی ہوں۔ اس لیے آئندہ سے گریز برتنا مجھ سے اس قسم کی کوئی بھی بات کرنے سے پہلے۔" الماز کو جیسے اس کی کوئی بات سے فرق ہی نہیں پڑا تھا۔ وہ آرام سکون سے سیدھا ہو کر بیٹھا۔

"کیا مطلب۔۔۔۔ آپ شمس کے قاتل تک پہنچنا نہیں چاہتی۔؟" اس کے دوبارہ پوچھنے پر زائشہ یکدم ہی غصے سے چلتی ہوئی اس سے چند قدم فاصلے پر رکی۔ الماز جانتا تھا چنگاڑی وہ چھوڑ چکا ہے اور آگ اب لگے گی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"میں سب جان چکی ہوں اور تمہارے جھوٹ سے اب مجھے کوئی فرق نہیں پڑتا۔اپنے کام سے کام رکھو تم۔" وہ اس کی آنکھوں میں دیکھے ہلکی آواز میں غرائی۔المازنے اب کی بار خاموش رہتے ہوئے اپنے موبائل پر ایک وڈیو چلاتے موبائل اسے تھمایا۔وہ کسی بڑے سے خالی کمرے کی وڈیو تھی۔جہاں سیاہ تھری پیس میں ملبوس دو شخص جن کے چہروں پر بھی سیاہ ماکس تھے۔ان کے سامنے ہی شلوار قمیض میں ملبوس ایک بوڑھا سا آدمی تھا۔جسے کچھ ہی سیکنڈ میں آگے کھڑا آدمی اپنی بندوق سے مار چکا تھا۔زائشہ کے ہاتھ سے موبائل گرتے گرتے بچا۔وہ اس آدمی کو پہچانتی تھی وہ ڈرائیور تھا جس سے شمس کی گاڑی کا ایکسیڈنٹ ہوا تھا۔اس نے رپورٹس میں اور کیمروں میں اس کو دیکھا ہوا تھا۔اس کے آس پاس جیسے سب دھندلا ہوا تھا۔

"یہ۔۔۔سب۔۔۔کیسے اور۔۔۔۔۔۔یہ۔۔۔۔۔وڈیو تمہارے۔۔۔۔پاس کیسے آئی۔؟" المازنے سب سے پہلے تو اس کے ہاتھ سے اپنا موبائل پکڑا وہ کہیں گرا کر توڑ ہی نہ دے،ابھی تو اس نے مانگ کر اپنے دوستوں سے نیا لیا تھا۔

"اب آپ کو میری باتوں پر یقین ہو گیا ہو گا۔۔۔میرے پاس کچھ اور بھی پروفس ہیں اور جیسا کہ میں نے آپ کو پہلے بھی بتایا کہ میں بہت جلد حقیقت تک پہنچ جاؤں گا۔"

Clubb of Quality Content!

زائشہ نے خود کو کمپوز کرنے کی سعی کی۔وہ کچھ کہتی جب المازدوبارہ بولا۔

"فلحال آپ گھر جائیں باہر سب انتظار کررہے ہونگے۔میرے پاس آپ کا نمبر ہے رات کو فون پر باقی بات ہوگی۔تب تک آپ بھی سوچ لیں کہ۔۔۔۔۔آپ کو کیا کرنا ہے۔"

زائشہ کچھ دیر اس کو دیکھتے الٹے قدم باہر کو نکلی۔پیچھے المازنے گہری سانس لی اسے پہلے جلد از جلد ابان سے مل کر امائرہ والا قصہ ختم کرنا تھا۔

◈✦✦✦◈

گھر پہنچتے ہی بغیر کسی سے بات کیے وہ سیدھا اپنے کمرے میں بند ہوگئی۔عائشہ ڈرائنگ روم میں فاطمہ بیگم وغیرہ کے ساتھ بیٹھ گئی۔حشمت صاحب اور سیف ان کے آنے سے پہلے ہی چائے پی رہے تھے۔عائشہ کے سر پر فاطمہ بیگم کا دیا ہوا دوپٹہ موجود تھا۔وہ اس وقت حشمت صاحب سے مبارکباد وصول کررہی تھی۔ان کے اس کو کرسٹینا کہنے پر وہ فوراً ہی بولی۔

"انکل میرا نام اب عائشہ ہے۔" چہکتے ہوئے تصحیح کی۔

"اچھا۔۔۔نام تو بہت پیارا ہے۔۔۔۔آگے سے ہم سب آپ کو اسی نام سے پکاریں گے۔" انہوں نے مسکراتے ہوئے سب کو دیکھ کر کہا۔اور کرسٹینا کے اوپر ڈھیروں پانی پڑا۔اس کی گھر میں سب سے اچھی خاصی اٹیچمنٹ ہوچکی تھی۔اب تو وہ سیف سے بھی بغیر کسی جھجھک

کے کوئی بھی بات چیت کر جایا کرتی تھی۔ سیف نے غیر ارادی طور پر اس کا اور اپنا نام ملایا "سیف اور عائشہ" اسے یہ ناموں کا جوڑ نا جانے کیوں مگر خوبصورت لگا تھا۔ کرسٹینا کو ایکدم ہی کٹی کا خیال آیا تو اٹھ کر اپنے کمرے کی طرف بڑھی۔ پیچھے وہ تینوں ہی رہ گئے تھے۔

"بہت اچھی بچی ہے ماشاءاللہ۔" حشمت صاحب نے فاطمہ بیگم اور سیف کو دیکھے اس کی تعریف کی۔

"ہاں۔۔۔ہے تو۔۔۔ میرا تو دل کرتا ہے کہ دونوں بچیاں ہمیشہ یہیں رہیں۔" انہوں نے سیف کو دیکھ کر جس انداز میں بات کی تھی سیف وہ بات بہت اچھے سے سمجھ گیا تھا۔ آجکل ویسے بھی اس کی ماں اس کے سامنے عائشہ کی تعریفوں کے پل باندھتی رہتی تھی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

ابان مغل اور عنایت آفس میں بیٹھے کچھ ڈسکس کر رہے تھے۔ آفس کے باہر صرف خاموشی تھی، سارا اسٹاف اپنا اپنا کام کرنے میں مصروف تھا۔

"ڈیڑھ ہفتے سے کوئی سارا سسٹم ہیک کرنے کی کوشش میں ہے۔۔۔ اور تم ہاتھ پر ہاتھ دھرے بیٹھے ہو۔" عنایت نے اپنا چہرہ بالکل جھکایا ہوا تھا۔ وہ خود پتا لگا لگا کر تھک گیا تھا مگر

سب سمجھ سے باہر تھا۔ کون ہیک کرنے کی کوشش میں ہے اور کیوں کرنا چاہتا ہے۔۔۔ یہ تو وہ لوگ ویسے ہی جانتے تھے۔

"میں تب سے ہی اس شخص کو ڈھونڈ رہا ہوں۔۔۔ مگر مجھے ڈیوائسز میں اس کا کوئی نام و نشان تک نہیں مل رہا۔۔۔۔۔۔ وہ جو کوئی بھی ہے۔۔۔۔۔۔۔۔ بہت ماہر ہے اس کام میں۔" ابان نے اپنی ہیئر ڈمسلے گہرا سانس لیا۔

"میں جانتا ہوں وہ کون ہے۔۔۔" اس نے عنایت کو دیکھتے ہوئے کہا۔ جس کی سوالیہ نگاہیں اس پر تھیں۔ ابھی ابان اسے بتاتا کہ باہر سے آتی شور کی آوازوں پر وہ دونوں متوجہ ہوئے۔

"یہ شور کیسا ہے دیکھو اور بلا کر لاؤ جو بھی یہ ساری بلڈنگ میں میس پھیلا رہا ہے۔" اس کو غصہ آیا تھا۔ ابھی پوری بلڈنگ میں خاموشی تھی اور اب ایسے لگ رہا تھا جیسے یہ کوئی بزنس کمپنی نہیں بلکہ چڑیا گھر ہو۔ عنایت نے باہر نکلتے سامنے دیکھا جہاں گارڈ اور دو چار لوگ اس شخص کو کچھ کہہ رہے تھے۔ عنایت فلحال اس شخص کی پشت ہی دیکھ سکا تھا۔ ابھی وہ آگے بڑھتا جب وہی شخص انہیں تقریباً دھکیلتے ہوئے مڑا۔۔۔ چہرہ دیکھتے ہی وہ رک گیا۔ وہ شخص اس کے پاس آتے چند پل عنایت کا چہرہ دیکھے، پھر ابان کے آفس کا دروازہ دھاڑ سے دھکیلتے ہوئے اندر داخل ہوا۔ ابان ابھی اس کا دماغ درست کرتا جب وہ اسے دیکھتے وہیں تھما۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"تم۔۔۔۔آؤ بیٹھو۔" الماز اسے دیکھتے ہوئے سامنے رکھی چیئر پر بیٹھا۔ابان نے بغور اس کا چہرہ دیکھا۔وہ پہلے سے کافی بدلا ہوا تھا۔

"بغیر شور شرابے کے بھی تو آسکتے تھے۔" پاس پڑا ٹیلی فون کان سے لگائے کافی آرڈر کرتے ہوئے اس نے کہا۔الماز خاموش نگاہوں سے اسے دیکھ رہا تھا۔

"مہینہ ہو گیا تمہیں پاکستان آئے اور آکر تم ہم میں سے کسی سے ملے بھی نہیں۔" ابان اس کو دیکھتے ہوئے جان کر بھی انجان بن رہا تھا۔

"تم شکر کرو میں گھر ملنے تم سے نہیں آگیا۔ورنہ کتنا تماشہ لگتا تم جانتے ہو۔" اس نے سیدھا سیدھا تنز کیا تھا۔ناجانے وہ کس تماشے کی بات کر رہا تھا۔

"تمہیں لگتا ہے کہ مجھے ان تماشوں سے ڈر لگتا ہے۔۔۔تو تم غلط ہو مجھے عادت ہے ان چیزوں کے بیچ میں رہنے کی۔" الماز ابھی دوبارہ کچھ بولتا کہ دروازہ ناک کرتے ہیلپر کافی لیے اندر داخل ہوئی۔اور میز پر رکھے اسی راستے واپس چلی گئی۔الماز نے ایک نظر کافی کو دیکھتے ابان کو دیکھا۔"میں نے تمہیں مشن پر جانے سے پہلے ایک بات کہی تھی یقیناً تمہیں یاد ہو گا۔" لہجہ حد درجہ سنجیدہ تھا۔اگر ابان کی جگہ کوئی اور ہوتا تو اس کی ہڈی پسلی ضرور ایک کر چکا ہوتا وہ۔۔۔مگر وہ کزن کے ساتھ ایک اچھے اور بچپن کے دوست بھی رہ چکے تھے۔

Clubb of Quality Content

"دیکھو ابھی تم آئے ہو ہم اس بارے میں۔۔۔"

"اس بارے میں بات ابھی ہو گی میں امائرہ کی زندگی برباد ہوتے نہیں دیکھ سکتا بتیس سال کی وہ ہو گئی ہے تم کیا چاہتے ہو تمہارے انتظار میں ہم اسے بڑھا کر دیں۔۔۔" ابان ابھی مصلحت سے اسے سمجھاتا جب المازنے درشتگی سے اسے ٹوکا۔

"تم جانتے ہو یہ رشتہ زبردستی کروایا گیا ہے میں۔۔۔" وہ بات ابھی مکمل کرتا کہ المازنے اسے دوبارہ ٹوکا۔

"تم اس وقت سمجھدار تھے اگر کوئی نہ سمجھ تھا تو وہ امائرہ تھی۔ میں اب تک یہ رشتہ ختم کروا چکا ہوتا اگر وہ مجھے نہ روکتی۔۔۔ ہر دن وہ پاگلوں کی طرح انتظار کرتی ہے کہ تم یہ رشتہ ایکسیپٹ کرو گے اور اسے اپنا لو گے۔۔۔ جس دن اس نے مجھے کہہ دیا کہ وہ اور نبھانا نہیں جانتی اس دن میں خود تمہیں اس رشتے سے آزاد کروں گا۔" المازنے اس کا چہرہ پڑھنے کی کوشش کی مگر وہاں ایک ماسک تھا۔ جو ابان ہمیشہ چڑھائے رکھتا تھا۔ وہ ہمیشہ کی طرح خاموش تھا۔ جب بات رشتے یا امائرہ کی آتی وہ ہمیشہ خاموش ہو جایا کرتا تھا۔

"مجھے جلد از جلد تمہارا جواب ہاں یا نہ میں چاہیے۔۔۔ اگر تمہیں اس رشتے سے مسلا ہے تو اسے آزاد کرو تاکہ ہم اس کی کسی دوسری جگہ شادی کر سکیں۔" اس نے دیکھا ابان اب بھی

خاموش تھا مگر اس نے اپنے دائیں ہاتھ کی مٹھی کڑک کو آواز سے بند کر رکھی تھی۔ وہ چند پل اس کا چہرہ دیکھتے کرسی سے اٹھا۔ مگر۔۔۔۔ دروازے تک پہنچتے دوبارہ مڑا۔

"آجکل میں کسی مشن پر ہوں اور اس کے ثبوت ڈھونڈ رہا ہوں دعا کرو جیسا میں سوچ رہا ہوں ویسا بلکل نہ ہو۔"

◈✦✦✦◈

عائشہ اس وقت امائرہ کے سامنے بیٹھے سپارہ ہاتھ میں لیے پڑھنے کی کوشش کر رہی تھی۔ اس نے فیصلہ کیا تھا وہ جلد از جلد قرآن پڑھنا سیکھے گی۔ صبح ناشتے کے بعد سیف اسے چھوڑ کر گیا تھا۔ اس کے ساتھ ہی عورتیں اور بچیاں بھی اپنا اپنا سبق دہرا رہیں تھیں۔ عائشہ نے غور کیا کہ تقریباً وہ سب ہی برقے یا چادروں میں ملبوس تھیں۔ سوائے دو چار کو چھوڑ کر۔ اور اس نے فاطمہ بیگم کا دوپٹہ نہ ہونے کے برابر اوڑھ رکھا تھا۔ امائرہ بار بار اس کے تلفظ درست کروا رہی تھی۔ آہستہ آہستہ رش کم ہونے لگا تھا۔ کیونکہ باقی سب صبح کی یہیں تھی اس لیے وہ اب فارغ ہو چکی تھیں۔

"تمہاری روانگی دیکھ کر لگتا ہے کہ تم بہت جلد مکمل کر لو گی۔" اس کے فارغ ہونے پر امائرہ نے اسے سراہا۔ عائشہ کا سیروں خون بڑھا تھا۔

"میں بس یہی چاہتی ہوں کہ جتنی جلدی ہو سکے میں قرآن پاک مکمل کر لوں۔" وہ دونوں وہیں نیچے کارپیٹ پر بیٹھی ہوئی تھیں۔ امائرہ مسکرا کر اسے دیکھ رہی تھی۔

"دین کے متعلق میں اور جاننا چاہتی ہوں مطلب کیا چیزیں اہم ہیں۔ میں آہستہ آہستہ انہیں اختیار کرنے کی کوشش کروں گی۔"

وہ جب بھی موبائل پر دیکھتی تو اس کا دماغ چکرا جاتا تھا۔ فرض، سنت یہ اہم، وہ ضروری، وہ کیا کرے اس کو کچھ سمجھ نہیں آتا تھا۔

"نماز تو تم پہلے ہی سیکھ رہی ہو۔ اسکے علاوہ بھی بہت سی چیزیں ہیں مگر ہم آہستہ آہستہ ان کی طرف آئیں گے۔ فلحال۔۔۔ اگر چاہو تو تم دوپٹہ صحیح سے اوڑھنا شروع کر دو۔۔۔۔ جس سے تمہارے بال عیاں نہ ہوں۔" اس نے صرف مشورہ دیا تھا۔

عائشہ سوچ میں پڑ گئی تھی چہرے پر الجھن تھی۔۔۔۔ اور کچھ اور بھی۔۔۔

"برا مت ماننا لیکن۔۔۔ آج کل کے دور میں۔۔۔ مجھے نہیں لگتا کہ چادر یا برقعے کا کوئی فائدہ ہے۔ جن لڑکیوں یا عورتوں نے خود کو کور کیا ہو لوگ انہیں بھی اسی نظروں سے دیکھتے ہیں جیسے کہ دوسری آدھے کپڑے پہننے والی لڑکیوں کو۔"

Clubb of Quality Content

امائرہ گہرا سانس خارج کیے مسکرائی، یہ وہ سوال یا فلسفہ تھا جو وہ آئے روز سنتی رہتی تھی۔اس نے ایک نظر دروازے کے پار دیکھا جہاں زنیرہ بیگم بنی ہوئی دہی کو شاپروں میں ڈال رہی تھیں۔آدھی دہی ابھی بھی پتیلے میں باقی تھی۔ جس کے اوپر مکھیاں گھوم رہیں تھیں۔عائشہ بھی اسکی نظروں کے تعاقب میں دیکھ رہی تھی۔

"جانتی ہو زیادہ تر مکھیاں ہمیشہ اس چیز پر بیٹھتی ہیں جو چیز عیاں ہو۔"مکھیاں شاپر میں قید دہی پر بھی بیٹھ رہی تھیں مگر وہاں تعداد کم تھی۔عائشہ نے ناسمجھی سے اسے دیکھا۔امائرہ اسے یہیں بیٹھنے کا کہتی خود اس کے اور اپنے لیے چائے بنانے چلی گئی۔کچھ دیر بعد اس نے ایک کپ عائشہ کے ہاتھ میں تھمایا اور ایک اپنے ہاتھ میں لیے اس کے سامنے نیچے کارپیٹ پر بیٹھ گئی۔

"بچپن میں چودہ سال تک میں بھی بہت فیشن کرتی تھی۔نئے سے نئے ٹرینڈ فالو کرنا۔۔۔۔آئے روز بالوں کی کٹنگ، شادیوں پر طرح طرح کے کپڑے۔۔۔۔۔پھر ایک دن امی نے مجھے ایک بات بتائی جس سے میری ساری دنیا یکدم ہی پلٹ گئی۔۔۔۔تب سے لے کر اب تک مجھے کسی نامحرم نے عیاں نہیں دیکھا۔"

وہ چادر یوں لیتی تھی کہ چادر اس کے پاؤں کو جا کر چھوتی۔

Clubb of Quality Content!

عائشہ بھنویں اچکائے اسے دیکھ رہی تھی۔ایسی کونسی بات تھی جس نے اس کی دنیا ہی پلٹ کر رکھ دی تھی۔اس نے کارپیٹ پر رکھی چائے کا گھونٹ بھرا۔پھر چائے دوبارہ نیچے رکھی۔

"اس دن میں شادی سے آئی تھی۔میں نے سٹائلش قسم کا لہنگا،چولی پہن رکھا تھا۔لمبے بال کسی آبشار کی طرح کمر پر بکھرے تھے۔امی مجھے اپنے ساتھ بیڈ پر لے کر آئیں اور بٹھا کر پوچھا۔

"اگر کوئی مرد تمہاری وجہ سے گناہ کرے تو تمہیں کیسا لگے گا۔"میں نے ناسمجھی سے امی کی طرف دیکھا۔وہ کیا کہہ رہیں تھیں میری سمجھ سے باہر تھا۔پھر انہوں نے مجھے کھلے الفاظ میں کہا۔"تم شادی میں گئی تھی۔۔۔۔خوبصورت بھی بہت لگ رہی تھی۔۔۔۔لڑکیاں تو لڑکیاں کتنے لڑکوں یا مردوں نے بھی تمہیں دیکھا ہو گا۔۔۔اچھی یا بری نگاہوں سے۔۔۔ کچھ کہ ذہن میں ہو سکتا ہے تمہیں لے کر برے خیال بھی آئے ہوں۔اور سوچو وہ ان برے خیالوں کے سبب تمہارا عکس ذہن میں لا کر تنہائی میں زنا کریں۔۔۔تو تم کیسا محسوس کرو گی۔ جانتی ہو اس وقت میری کیا حالت تھی۔۔۔۔۔۔مجھے یکدم ہی خود سے گھن محسوس ہونے لگی۔۔۔ہر چیز سے نفرت۔۔۔۔۔وہ لہنگا اور چولی جو مجھے صبح تک خود پر بہت خوبصورت لگ رہا تھا۔۔۔اس وقت میرا دل چاہا کہ میں اسے بھی آگ لگا دوں۔اور وہ وہی لمحہ تھا جب میں

نے خود سے عہد کیا کہ آج کے بعد میں خود کو اس طرح ڈھانپ کر رکھوں گی کہ کوئی بھی نامحرم مجھے کسی غلط زاویے سے نا دیکھ سکے۔" اس نے بات مکمل کرتے پھر نیچے سے چائے کا کپ اٹھایا اس بار وہ ایک ہی سانس میں ختم کر گئی تھی۔ پھر اس نے عائشہ کا چہرہ دیکھا جو شاید سکتے میں تھی۔ وہ اس وقت اس کی حالت کا اندازہ بخوبی لگا سکتی تھی۔

"اور رہی بات جو سوال تم نے پہلے کیا تھا کہ چادر یا برقعے کا آج کل کے دور میں کوئی فائدہ نہیں۔۔۔۔ تو اس کی میں زیادہ وضاحت نہیں دوں گی مگر ایک بات کہوں گی۔ (عائشہ نے اپنا سکتہ توڑے اسے دیکھا۔) اگر ہم مسلمان ہیں تو قرآنِ پاک میں جو لکھا ہے اس پر عمل کرنا ہم سب پر فرض ہے۔ اور جب اللہ تعالیٰ نے ہمیں اس مقدس کتاب میں حکم دے دیا کہ ہم خود کو ڈھانپ کر رکھیں۔۔۔۔ تو مجھے نہیں لگتا اس کے بعد ہمیں اس بات کو زیرِ بحث لانا یا کسی بھی قسم کے فلسفے جھاڑنے چاہیے۔ ہاں اگر کوئی نہیں کرتا تو وہ اس کا اور خدا کا معاملہ ہے۔۔۔۔ لیکن اپنی اس چیز یا ہوبی کو لوجک پیش کر کے اسے جسٹیفائی کرنا یہ نہایت ہی بری بات ہے۔"

سیف باہر اسے لینے آچکا تھا۔امائرہ اور وہ دونوں باہر نکلی۔البتہ امائرہ سے وہ آج خاصی متاثر ہوئی تھی۔ سیف صوفے پر زنیرہ بیگم کے ساتھ بیٹھے چائے پی رہا تھا۔وہ دونوں دوسرے صوفے پر زنیرہ بیگم کے ساتھ بیٹھ گئیں۔زنیرہ بیگم سیف سے باتیں کر رہیں تھیں۔ تھوڑی دیر بعد باہر بیل بجی امائرہ اٹھ کر باہر گئی۔دروازہ کھولتے الماز اندر داخل ہوا۔۔۔۔وہ ابھی سیڑھیاں چڑھ کر سیدھا اوپر جاتا جب اسے زنیرہ بیگم کے ساتھ صوفے پر سیف بیٹھا دکھائی دیا۔چلتا ہوا وہ اسکے پاس آیا اور سیف کے کندھے پر ہمیشہ کی طرح بڑے بھائیوں کی طرح ہاتھ رکھا۔سیف خوشگوار حیرت سے کھڑے ہوتے اس سے بالغیر ہوا۔امائرہ واپس جا کر عائشہ کے ساتھ بیٹھی۔عائشہ نے ابھی تک الماز کو نہیں دیکھا تھا وہ فون پر مار تھا سے میسج پر بات کر رہی تھی۔اس نے ابھی تک انہیں اپنے مزہب بدلنے کے متعلق نہیں بتایا تھا۔

"میں کتنی مرتبہ آپ سے ملنے آچکا ہوں اور آپ ہمیشہ گھر پر موجود نہیں ہوتے۔"اس کے لہجے میں لاڈ محسوس کرتے عائشہ نے نظریں اٹھائے اسے دیکھا۔ مگر وہ الماز کو دیکھتے دھک سے رہ گئی۔ہاتھ خود بخود دل کے مقام پر آکر رکے۔

"استغفر اللہ" سیف جو المار سے اس کا حال چال دریافت کر رہا تھا اس نے بے ساختہ پریشانی سے مڑ کر اسے دیکھا جو کھڑے ہو کر یکدم ہی چیخی تھی۔ المار اور باقی سب نے بھی اسے حیرت سے دیکھا۔

"کیا ہوا عائشہ؟" امائرہ اور زنیرہ بیگم نے یک زبان پوچھا۔

"یہ۔۔۔۔یہ کون ہے؟" ہکلاتے ہوئے اس نے المار کی جانب انگلی کی۔ المار کو اس وقت انتہا کی کوفت ہوئی لڑکیاں اور ان کے ڈرامے اس لیے ہی اسے لڑکیوں سے چڑ تھی۔ سیف کو اب سمجھ آئی کہ وہ ایسے ریکٹ کیوں کر رہی ہے۔ اس کا دل کیا کہ وہ اپنا سر پیٹ لے۔

"عائشہ یہ المار ہے امائرہ کا بھائی۔" سیف نے دانت کچکچائے اسے بتایا۔ عائشہ نے ایک دفعہ امائرہ اور زنیرہ بیگم کو دیکھا جو اسے نا سمجھی سے دیکھ رہی تھی۔ پھر اس نے سیف کو دیکھا جو آنکھوں میں منت لیے کھڑا تھا کہ "میری ماں ادھر کوئی تماشہ نہ کرنا۔" عائشہ نے تھوک نگلتے المار کو دیکھا۔ المار نے بے زاری سے سر جھٹکا وہ اسے یوں دیکھ رہی تھی گویا وہ کوئی آسمانی مخلوق ہو۔

"میں کل دوبارہ آؤں گا۔۔۔۔ آپ سے ملنے۔" فلحال عائشہ کو وہ یہاں سے جلد از جلد لے جانا چاہتا تھا۔ جو عجیب و غریب حرکتیں کر رہی تھی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

"کیا ہوا وہاں اتنی عجیب و غریب حرکتیں کیوں کر رہی تھی؟" ڈرائیونگ کرتے ہوئے سیف نے اس سے سوال کیا۔ عائشہ فوراً ہی سیدھی ہو کر بیٹھی۔۔۔۔ وہ تو جیسے انتظار میں تھی کہ کب وہ اس سے پوچھے۔۔۔

"وہ۔۔۔۔ آپ کا کزن۔۔۔۔ وہ تو کہیں سے بھی مجھے انسان نہیں لگ رہا۔۔۔۔"

"کیوں وہ کیا کوئی بھوت ہے یا جانور؟" سیف جھنجھلا کر ہی رہ گیا تھا۔ عائشہ نے اپنے لب دانتوں تلے دبائے۔ شاید اس کو الماز کو یوں کہنا اچھا نہیں لگا تھا اس نے سوچا اور دوبارہ وضاحت دینے لگی۔

"نہیں لیکن۔۔۔۔ اتنا لمبا۔۔۔۔ اور عجیب سا چہرہ۔۔۔۔ اوپر سے وہ آنکھیں دو۔۔۔۔ دو رنگ۔" وہ باقاعدہ انگلیوں پر گن گن کر اسے بتا رہی تھی جیسے وہ جانتا ہی نہ ہو۔ عائشہ نے اس کا چہرہ دیکھا جو خاموشی سے ڈرائیونگ کر رہا تھا۔ وہ بھی خاموش ہو گئی۔

"وہ۔۔۔۔ایسے ہی ہیں۔" کچھ دیر گزرنے کے بعد اس نے خاموشی توڑی۔اس نے عائشہ کو چھوڑ کر واپس آفس جانا تھا وہ ابھی آیا بھی وہیں سے تھا اسے لینے اسی لیے اس کا دماغ الجھا ہوا تھا۔

"سہی۔" عائشہ نے روکھے سے انداز میں جواب دیا۔جب وہ زیادہ ہی خاموش شہزادہ بن رہا تھا تو وہ کونسا مرے جا رہی تھی اس سے بات کرنے کو۔سیف نے سڑک سے نظریں ہٹائے اسے دیکھا جس کا منہ پھولا ہوا تھا۔اور کھڑکی سے باہر دیکھ رہی تھی۔وہ ہمیشہ اس سے یوں روٹھ جایا کرتی تھی جیسے ان کا کوئی بہت پرانا رشتہ یا دوستی ہو۔اور نا جانے کیوں سیف کو اس کا یہ انداز بہت بھاتا تھا۔فاطمہ بیگم نے ان دونوں کو اپارٹمنٹ خالی کرنے کا کہہ کر ان کا سامان وہیں شفٹ کروالیا تھا۔زائشہ نے تھوڑی بہت زد کی مگر بلآخر وہ مان گئی تھی۔یہاں رہتے ہوئے ان کو قریباً دو ڈھائی مہینے ہو چکے تھے۔سیف عائشہ کی ہر کتوں کا عادی ہونے لگا تھا اور عائشہ سیف کی۔

پارلر کا دروازہ کھولتے ہوئے وہ باہر نکلی۔آج اس کی منگنی تھی۔سفید رنگ کا لمبا اور مہنگا گاؤن اس نے زیب تن کر رکھا تھا۔سامنے کار سے ٹیک لگائے فیروز اس کا انتظار کر رہا تھا۔

اس نے گرے تھری پیس پہن رکھا تھا۔اگر کوئی اور لڑکی ہوتی تو وہ اپنی قسمت پر رشک کرتی کیونکہ فیروز ایک سلجھا ہوا اور ذمہ دار لڑکا تھا۔مگر وہ زویا مغل تھی۔زویا کو دیکھتے ہی وہ فوراً گاڑی سے ٹیک ہٹاتے اس کے پاس آیا اور گاؤن نیچے سے اٹھائے اسے سہارا دیے لا کر گاڑی میں بٹھایا۔پھر خود دوسری طرف سے آ کر پسنجر سیٹ پر بیٹھا۔

"پیاری لگ رہی ہو۔"فیروز نے کھلے دل سے تعریف کی۔زویا نے چہرے پر امڈنے والی ناگواری کو چھپایا اور مجبوراً مسکرا کر بولی۔

"آپ کو اپنا وعدہ یاد ہے نا۔"فیروز نے گہرا سانس خارج کرتے اسے دیکھا کچھ دنوں پہلے اس نے فرمائش کی تھی کہ وہ سیلف ڈیفنس کے لیے نشانہ بازی سیکھنا چاہتی ہے۔وہ ہفتے سے فائرنگ رینج میں اسے شوٹنگ سکھا رہا تھا۔اس نے تب ہی یہ بھی کہا تھا کہ وہ منگنی والے دن تیار ہو کر اس کے ساتھ فائرنگ رینج جائے گی کیونکہ وہ وہاں اپنے منگنی والے لباس میں شوٹ کروانا چاہتی ہے۔فیروز حیران ہوا تھا کیونکہ اس سے پہلے زویا ہمیشہ ہی اس سے اکھڑی اکھڑی رہتی تھی۔اب جب اس نے پہلی مرتبہ اس سے کوئی فرمائش کی تھی تو وہ کیسے نہ پوری کرتا۔دوسری طرف زویا سر کھڑکی سے ٹکائے آنے والے مرحلوں کا سوچ رہی تھی۔اس کا

دل بری طرح بے چین تھا۔ایک ہفتے سے جو ترکیب اس نے اپنے دماغ میں سوچی ہوئی تھی اب وقت آنے پر۔۔۔۔۔۔

"آجاؤ پھر گھر بھی پہنچنا ہے سب ویٹ کر رہے ہوں گے۔"اسے معلوم ہی نہ ہوا کب گاڑی رکی اور کب وہ دروازہ کھولے اس کے آگے ہاتھ پھیلائے کھڑا ہوا۔زویا نے نظریں اٹھائے اسے دیکھا۔جواباً وہ مسکرایا اس نے اس کے ہاتھ پر اپنا ہاتھ دھرا اور دونوں باہر نکلے۔جس جگہ وہ لوگ آئے تھے وہ فیروز کے دوست کی تھی۔اس نے پہلے ہی اس سے چابی وغیرہ لے لی تھی۔فیروز اس کا گاؤن تھامتے ہوئے اس کے ساتھ اندر داخل ہوا۔وہ ایک بڑا سا میدان تھا زویا آکر مطلوبہ جگہ پر کھڑی ہوئی۔اس کے بالکل سامنے کچھ کلو میٹر کی دوری پر ٹارگٹ بورڈ لگے ہوئے تھے۔فیروز نے پیچھے کھڑے اپنی پینٹ میں اڑسی بندوق نکالی اس میں گولیاں پوری تھیں۔پھر وہ گن آگے آکر زویا کو تھمائی اسے محسوس ہوا کہ زویا کہ ہتھیلیاں پسینے سے بھیگی ہوئیں ہیں۔

"کیا ہوا آپ ٹھیک تو ہو؟"وہ جلدی سے پیچھے پڑی پانی کی بوتل کھولتے ہوئے اس کے پاس لے کر آیا۔زویا نے چند گھونٹ پی کر اسے واپس تھمائی۔

"بس ویسے ہی مجھے گھبراہٹ ہو رہی ہے۔"مسکرانے کی سعی کی۔فیروز بے ساختہ مسکرایا۔

"کوئی بات نہیں آہستہ آہستہ آپ کو نشانہ لینا آجائے گا پھر کوئی گھبراہٹ نہیں ہو گی
ہمم۔۔۔۔"

اس نے اسے بچوں کی طرح بچکارا۔زویا نے مسکرانے کی سعی کرتے سر کو جنبش دی۔فیروز نے اسے دوبارہ گن تھمائی۔وہ یہ گمان کر ہی نہ سکا جن ہاتھوں میں اس نے بندوق تھمائی ہے وہی ہاتھ ابھی کچھ دیر بعد اس کے لیے نقصان کا سبب بنیں گے۔زویا نے سامنے دیکھتے نشانہ لینے کے لیے گن لوٹ کی۔فیروز موبائل پکڑے اس کی ویڈیو بنا رہا تھا۔پھر اس نے گن چلا دی مگر۔۔۔۔نشانہ چوک گیا تھا۔فیروز نے اسے حوصلہ دیا اور دوبارہ نشانہ لینے کا کہا۔زویا نے دوبارہ گن لوڈ کرتے چلائی اس بار نشانہ سیدھا حدف پر لگا تھا۔

"چلو اب چلتے ہیں ابان بھائی کی بھی کالز آرہی ہیں۔اور۔۔۔آپ کی ویڈیوز بھی بن گئی ہیں۔"روشنی آہستہ آہستہ ماند پڑ رہی تھی۔اوپر سے اس کے فون پر تب سے کبھی زمارہ ابان اور غفران کی کالز آرہی تھیں۔زویا فوراً ہی اجلت میں بولی۔"ایک دفعہ بس سامنے سے میری پکس لے دیں پلیز۔"فیروز سر نفی میں ہلا کر رہ گیا تھا۔

"اوکے یہ لاسٹ ہے اس کے بعد ہم نکل رہے ہیں۔"وہ فوراً ہی مان گئی۔فیروز جا کر زویا سے کچھ قدم آگے کھڑا ہوا۔یوں کہ زویا فریم میں پوری آسکے۔زویا نے لمبی سانس لیتے آنکھیں

میچ کر کھولی۔ گن کا رخ آہستہ آہستہ سامنے سے ہٹائے سیدھا فیروز کی جانب کیا۔ جو کہ فیروز کیمرے میں دیکھ چکا تھا۔

"زویا یہ کیا کر رہی۔۔۔۔" باقی الفاظ اس کے حلق میں ہی رہ گئے تھے۔ زویا نے بغیر سوچے سمجھے ٹریگر پر ہاتھ رکھے اکٹھی چار کی چار گولیاں اس کے سینے پر چلا دیں۔ فیروز کے ہاتھ سے موبائل چھوٹ کر نیچے گرا۔ جب زویا نے پہلا نشانہ لیا تھا اس کی آنکھوں میں اس وقت بے یقینی تھی۔ ایک ہفتے سے وہ اسے بندوق چلانا سکھا رہا تھا اور ایک ہفتے بعد وہ اسی کے سینے میں گولیاں چلا کر اپنا نشانہ پکا کر چکی تھی۔ زویا کے ہاتھ سے گن چھوٹ کر زمین پر گری۔ جو اس نے کر دیا۔۔۔۔ سو کر دیا۔۔۔ مگر اب۔۔۔ اب آگے کیا ہو گا؟ وہ سب کو کیا بتائے گی؟ اس کا دماغ بری طرح چکرا رہا تھا۔ موبائل ہاتھ میں پکڑے اس نے منان کا نمبر ملایا اس وقت وہی اس کی مدد کر سکتا تھا۔

◈✦✦✦◈

ابان مغل بار بار ہاتھ میں بندھی گھڑی کو دیکھ رہا تھا۔ مہمان آنا شروع ہو چکے تھے۔ تھوڑی دیر پہلے اس نے فیروز کو فون کیا تھا۔ اور اس نے کہا تھا کہ انہیں آنے میں ابھی گھنٹہ لگے گا۔ ابان کے ساتھ ہی دوسری طرف منان اور اس کی گود میں ہدایا تھا۔

"بھائی ہم مرد اچھے نہیں تھوڑے سے وقت میں ہی تیار ہو جاتے ہیں اور لڑکیوں سے کئی گنا زیادہ ہی چمک رہے ہوتے ہیں۔" ابان نے سامنے اینٹرس سے نظریں ہٹائے منان کو دیکھا جو بیزاری سے اسے کہہ رہا تھا۔

"یہ بات کبھی کسی لڑکی کو نہ کہہ دینا ورنہ دوستی ہونے سے پہلے ہی بریک اپ ہو جائے گا۔ لڑکیاں میک اپ کہ معاملے میں بہت سینسٹو ہوتی ہیں۔" اس نے سنجیدگی سے اسے مشورے سے نوازا۔ ابھی منان کچھ کہتا جب ہدایا اس سے پہلے بولا۔

"بابا۔۔۔۔ لیکن آپ نے تو چاچو کو گرل فرینڈ بنانے سے منع کیا تھا۔" معصومیت سے پلک چھپکائے ہوئے اس نے منان کو قہقہ لگانے پر مجبور کیا۔ ابان نے اسے منان کی گود سے لے کر نیچے کھڑا کیا۔ سات سال کا ہونے والا تھا وہ۔ مگر زویا اور منان اسے ابھی تک کسی چھ مہینے کے بچے کی طرح ٹریٹ کرتے تھے۔

"میں گرل فرینڈ کی نہیں فرینڈ کی بات کر رہا ہوں بیٹا۔۔۔۔ اور تم اس کو اس کے پیروں پر بھی کھڑا ہونے دیا کرو وہ اب بڑا ہو رہا ہے۔" منان جواباً کچھ بولتا۔ جب سامنے سے آتی زمارہ اور زرتاشہ کے ساتھ اپنی چچی اور غفران (زرتاشہ کا شوہر) کو دیکھتے منان آگے زرتاشہ سے ملنے کے لیے بڑھا۔

"بابا۔۔۔" ہدایا نے اس کی ہتھیلی کو دبائے سرگوشی کی۔

"جی۔" ابان نے ان سے نظریں ہٹائے پیار بھری نظر اس پر ڈالی۔ مگر وہ ہاتھ کے اشارے سے اسے نیچے جھکنے کا کہہ رہا تھا۔ ابان نے جھک کر اسے ہی گود میں لیا۔ ہدایا اپنا منہ اس کے کان کے پاس لے جاکر سرگوشی میں بولا۔

"ماما جب سیلون سے تیار ہو کر آتی ہیں تو ان کا منہ قریب سے دیکھ کر مجھے بہت ڈر لگتا ہے۔" ابان نے بے ساختہ امڈنے والی مسکراہٹ پر قابو پائے اپنے بیٹے کو دیکھا۔ جس کی آنکھوں میں شرارت ناچ رہی تھی۔

"میرا پیارا بیٹا ممی کو مس کیا؟" زمارہ نے ان کے پاس آتے ہی ہاتھ بڑھائے ہدایا کو گود میں آنے کا اشارہ کیا۔ وہ آج بہت خوش تھی۔ مگر وہ یہ نہیں جانتی تھی کہ ساری خوشی کچھ ہی دیر میں ڈھیر ہو جائے گی جب وہ اپنے بھائی کی لاش ابھی کچھ دیر میں دیکھے گی۔ ہدایا نے ابان کو دیکھا وہ آنکھوں سے صاف کہہ رہا تھا" مجھے ممی کہ میک اپ والے چہرے سے بچا لو"۔ ابان نے کندھے اچکائے اسے زمارہ کو تھمایا اور چچی اور زرتاشہ سے مل کر غفران کے ساتھ باقی بزنس پارٹنرز سے ملنے کے لیے بڑھ گیا۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"آنٹی مجھے تو بہت شرم آرہی ہے پتہ نہیں کیوں۔" سیف ڈرائیونگ کررہا تھا اس کے ساتھ حشمت صاحب اور بیک سیٹ پر زائشہ فاطمہ بیگم اور عائشہ بیٹھی ہوئیں تھی۔ سیف نے فرنٹ مرر میں عائشہ کو دیکھا۔اس نے اور زائشہ نے فرشی شلوار قمیض پہن رکھی تھی۔البتہ رنگ دونوں کا مختلف تھا۔زائشہ کے سوٹ کا رنگ سرخ اور عائشہ کے سوٹ کا رنگ سفید تھا۔فاطمہ بیگم منگنی کے لیے ان دونوں کو ساتھ مال لے کر گئی تھیں اور اپنی پسند سے دونوں کے لیے یہ سوٹ خریدے تھے۔

"بیٹا اس میں شرمانے والی کون سی بات ہے انہوں نے انوٹیشن دیا ہے ہمیں۔زائشہ کے تو ویسے ہی پھپھو کا گھر ہے وہ۔" فاطمہ بیگم نے حشمت صاحب کو دیکھے پھر اسے کہا۔عائشہ نے دوپٹہ انگلیوں سے مروڑتے زائشہ کو دیکھا جو بھنویں اوچکائے اسے ہی دیکھ رہی تھی۔زائشہ نے اسے نظر بھر کے دیکھا۔عائشہ نے سفید رنگ کے دوپٹے کا حجاب کرر کھا تھا۔اور قمیض شلوار اس نے پہلی دفعہ پہنی تھی۔زائشہ نے خود بھی بس دو تین دفعہ ہی پہنی تھی۔اس لیے وہ دونوں بہت خوبصورت لگ رہیں تھیں۔ مغل محل کے سامنے آتے سیف نے گاڑی روکی۔وہ سب ایک ساتھ نیچے اترے۔دوسری طرف سے الماز اور امائرہ بھی عین اسی وقت ہی گاڑی سے نکلے۔عائشہ میڈم نے زائشہ کو لمبی ہیل خریدتے دیکھ کر خود بھی ویسی ہی جوتی

لے لی تھی۔اور اب اسے چلنے میں دشواری ہو رہی تھی۔امائرہ ان کو دیکھتے ہوئے مسکرا کر المازکے ساتھ چلتے ہوئے ان کے قریب آکر رکی۔

"واؤ ہماری تو میچنگ ہو گئی۔"امائرہ نے بھی سلک ساٹن کے سٹف میں سفید قمیض شلوار زیب تن کر رکھی تھی۔عائشہ اسے دیکھتے گرم زوشی سے بولی۔زائشہ اور سیف نے ایک دوسرے کو دیکھا۔ابھی اسی میڈم کو اتنی شرم آرہی تھی۔اور اب بے دھڑک ہو کر بولنا شروع ہو چکی تھی۔سب ایک دوسرے سے ملتے ہوئے اندر کی جانب بڑھے۔دروازے سے اندر سب سے پہلے عنایت کھڑا تھا۔باہر گاڑیوں کا اچھا خاصہ رش تھا۔الماز امائرہ کو اندر جانے کا کہتے خود وہیں کھڑا ہوئے فون سننے لگا۔عائشہ امائرہ اور زائشہ تینوں ہمقدم چل رہی تھیں۔زائشہ کو یکدم ہی خیال آیا وہ اپنا کلچ تو گاڑی میں ہی بھول گئی۔سیف سے چابی لے کر وہ گاڑی سے کلچ لینے کے لیے بڑھی۔لوک کھولتے بیک سیٹ سے کلچ نکالا۔الماز جو فون سن کر اندر ہی جانے لگا تھا۔اس کو دیکھتے ہوئے اس کے قریب آیا عائشہ گاڑی کا دروازہ بند کرتے مری اور نظریں سیدھا اس سے ٹکرائیں۔اسے دیکھتے ہی الماز ٹھہرنے پر مجبور ہوا۔سرخ قمیض جو گھٹنوں سے بھی کافی اونچی تھی۔نیچے کھلی فرشی شلوار پہن رکھی تھی۔کاندھے پر سرخ اور گنزا کا دوپٹہ لٹک رہا تھا۔کانوں میں سنہری جھمکے اور ہاتھوں میں سنہری چوڑیاں پہن

رکھی تھی۔ بال کسی آبشار کی طرح اس کی کمر پر بکھرے ہوئے تھے۔ الماز بغیر پلک جھپکائے اسے فرصت سے دیکھ رہا تھا مگر انجانے میں۔

"تمہیں سمجھ بھی آ رہی ہے میں کیا کہہ رہی ہوں۔" زائشہ جو کب سے اسے بلا رہی تھی اب کی بار اس کے چہرے کے آگے چٹکی بجائی۔ الماز نے یکدم ہی چونکتے ہوئے اسے دیکھا۔ اندر سے خود پر حیرت بھی ہوئی تھی۔ زائشہ نے ناگواری سے اسے دیکھا جو تب سے ندیدوں کی طرح اسے گھور رہا تھا۔

"ہفتے کو آئیں گے آپ کے گھر پھر۔۔۔۔۔رشتہ لے کر ہم لوگ۔" زائشہ کو اس کے کہنے پر بے ساختہ پچھلی بار فون پر ہوئی بات یاد آئی۔ جب ان کے گھر سے آنے کے بعد الماز نے اسے فون کر کے شمس کے متعلق بات کی تھی۔ اس نے بتایا تھا کہ شمس وہ اور ابراہیم، حشام آپس میں گہرے دوست تھے۔ جس کی کچھ تصویریں بھی اس نے ثبوت کے طور پر اسے بھیجی تھیں۔ شمس ان دنوں کچھ خفیہ معلومات حاصل کر رہا تھا۔ یہ سب اسے جہاں شمس کام کرتا تھا وہاں اس کے کمپیوٹر میں کچھ ثبوت ملے تھے۔ اور ڈرائیور کے قتل کی ویڈیو بہت پہلے ہی وہ اسے دکھا چکا تھا۔ زائشہ نے کچھ دن سوچنے کے بعد شادی کے لیے رضامندی دے دی تھی۔ مگر اس نے ابھی تک یہ بات کسی کو بتائی نہیں تھی۔

ناولز کلب
Club of Quality Content

"کہاں کھو گئیں آپ۔۔۔۔ جرنلسٹ صاحبہ۔"اب کی بار المازنے اسے پکارا۔زائشہ نے سر جھٹکتے اسے دیکھا۔

"عمر کیا ہے آپ کی؟"نہ جانے اس نے یہ سوال کیوں کیا تھا۔المازنے پہلے حیرانی سے اسے دیکھا، پھر مسکرا کر بولا۔"اتنی کہ آپ کا باپ بن سکوں۔"زائشہ کا دل کیا کہ ہاتھ میں پکڑا کلچ اس کے سر پہ دے مارے۔ مجال تھی جو وہ سیدھا جواب دیتا۔وہ کچھ کہتی کہ الماز دوبارہ بولا۔

"دیکھیں میں آپ سے کوئی فلرٹ تو کر نہیں رہا انتالیس سال کا ہوں، آپ سے شادی کر کے آپ کو اپنی عزت بنانا چاہتا ہوں۔"

"کیوں آپ کے پاس عزت نہیں ہے؟"زائشہ نے اس کی ساری سنجیدگی کنوئیں میں پھینکے۔ پہاڑ کے اندر سے چوہا نکالا۔المازنے ضبط سے اسے دیکھا۔بڑی کوئی تیز زبان لڑکی تھی یہ۔ ایک بار شادی ہو جائے وہ اس کو سارے اصول بتا دے گا کہ اسے کیا پسند اور کیا ناپسند ہے اس نے سوچا۔محترم دن میں خواب ہی دیکھ رہا تھا کون بتائے اسے۔

"آپ۔۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"اپنے گھر والوں کو لے آنا مجھے کوئی اعتراض نہیں اور بات تم نے کرنی ہے۔کیسے کرنی ہے، کیا کرنا ہے یہ تم جانو اور تمہارا کام۔۔۔۔لیکن کسی کو بھی پتہ نہ چلے کہ میں یہ شادی کس مقصد کے لیے کر رہی ہوں۔اور امید کرتی ہوں کہ تم اپنا وعدہ نبھاؤ گے۔"اس نے سنجیدگی سے اسے اپنا فیصلہ سنایا۔المازنے اس کی ہاں میں ہاں ملائی اور دونوں ہمقدم ہوئے چلنے لگے۔ایک ساتھ چلتے ہوئے وہ دونوں مکمل جوڑی لگ رہے تھے۔قد اگر الماز کا اونچا تھا تو زائشہ بھی تقریباً چھ فٹ کی ہی تھی،اوپر سے لمبی ہیل پہن کر وہ اس کے قریباً برابر ہی آ رہی تھی۔بلاشبہ وہ دونوں ایک ساتھ چلتے ہوئے حسین لگ رہے تھے مگر نا جانے قسمت کو کیا منظور تھا۔

"بیٹی تو بہت نکھرے والی ہے آپ کی ماموں ہمارے بلانے پر بھی آنا پسند نہیں کیا۔"زمارہ نے ان سب سے ملتے پھر حشمت صاحب کو میٹھے انداز میں تنز سے کہا۔عائشہ نے تیوریاں چڑھائے سیف کو دیکھا جو اس کے اور عائشہ کے سامنے زمارہ کی تعریفوں کے پل باندھتا نہیں تھک رہا تھا صبح سے۔ابھی سیف جواباً اسے بتاتا کہ یہ اس کی عادت ہے،جب ان سب کی نظر سامنے پڑی جہاں زائشہ اور الماز سامنے سے چلتے ہوئے آ رہے تھے۔زائشہ کو پہلی بار لائیو دیکھتے زمارہ کی آنکھوں میں چند ثانیے ستائش ابھری۔سامنے سے آتے منان کے ساتھ ابان مغل بھی ان دونوں کو ساتھ دیکھتے چونکا تھا۔

"زائشہ کوئی کہہ رہا تھا تم بہت نکھرے والی ہو۔"زائشہ کے ان تک پہنچتے ہی عائشہ نے مدھم آواز میں کہا مگر پھر بھی پاس ہونے کی وجہ سے سب سن چکے تھے۔ حشمت صاحب ابان کو دیکھتے اس سے ملنے کے لیے بڑھے۔فاطمہ بیگم بھی جا کر ایک طرف بیٹھ گئی۔انہیں صبح سے ہی تھکاوٹ محسوس ہو رہی تھی۔

"جو بھی کہہ رہا تھا بالکل صحیح کہہ رہا تھا۔"زائشہ عصمت سب کو ایک نظر دیکھتے پر اعتمادی سے بولی۔تب تک زرتاشہ بھی آچکی تھی۔اس نے آگے بڑھ کر اس سے ہاتھ ملایا۔

"کیسی ہو زائشہ۔۔۔۔نائس۔ٹو۔میٹ۔یو۔"

"تھینکس۔۔۔۔انٹر و پلیز۔"زائشہ نا سمجھی سے بولی۔زمارہ کے چہرے پر استہزیہ ابھرا۔

"یہ آپ کی پھوپھو کی بیٹی ہے زرتاشہ اور۔۔۔"

"ابان مغل رائٹ۔"ابان جو زرتاشہ کی جگہ جواب دیتا جب زائشہ نے اس کی بات مکمل کی۔ ابان نے سر کو جنبش دی۔وہ امپریس ہوا تھا شاید اس کے کانفیڈنس سے۔یہ جانے بغیر کہ زائشہ عصمت وقت کے ساتھ ساتھ اسے اچھا خاصا امپریس کرنے والی تھی۔ابان نے نظریں دوسری طرف کرتے امائرہ کو دیکھا جو عائشہ کے ساتھ نگاہیں جھکائے کھڑی تھی۔چند

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

پل بعد نظریں سامنے کی تو سیدھا الماز کی خونخوار نظروں کو اپنی طرف تکتہ پایا۔ مگر کیا اسے فرق پڑا تھا؟ نہیں۔

"الماز تم کب آئے ؟" زرتاشہ حیرت میں ڈبی آواز میں بولی۔ الماز نے اپنی بے زاری رو کے ان خواتین کے سوالوں کے جواب دیے۔ اور کچھ ہی دیر میں کان لپیٹے وہاں سے رفو چکر ہوا۔ زرتاشہ زائشہ اور امائرہ وغیرہ کو فاطمہ بیگم والے میز پر لے جا رہی تھی، ساتھ ساتھ وہ عائشہ کے متعلق بھی ان سے پوچھ رہی تھی کہ وہ کون ہے۔

۞✦✦✦۞

"چاچو آپ الماز چاچو ہیں نا۔" الماز جو سب سے تنہا کھڑا اسگرٹ سلگا رہا تھا۔ جب ہدایا کی حیرت سے ڈوبی آواز اس کے کانوں میں پڑی۔ اس نے فوراً ہی سگریٹ نیچے پاؤں میں پھینک کے مسلا اور نیچے جھکتے اسے گود میں لیا۔ الماز اگر کسی سے نرمی سے بات کرتا تھا تو وہ واحد ہدایا تھا۔ اسے ہدایا سے الگ قسم کی محبت تھی۔

"جی میں آپ کا چاچو الماز ہی ہوں۔۔۔ مس کیا آپ نے مجھے ؟" ہدایا کے چہرے پر یکدم ہی خفگی ابھری۔ دو سال سے وہ غائب تھا اور اب آ کر پوچھ رہا تھا کہ مس کیا۔ اس نے ہمیشہ کی طرح بے رخی سے اس سے منہ پھیرا۔ الماز بے ساختہ قہقہ لگا اٹھا۔

"چھوڑو چاچو کو آپ میرے پاس آجاؤ۔"انہیں خبر ہی نہ ہوئی کب ابان ان کے پاس آکر کھڑا ہوا۔الماز نے گھور کر ابان کو دیکھا جو جان بوجھ کر ان کے بیچ فساد کھڑا کر رہا تھا۔اس کی نظر یکدم ابان کے بنے مجسمے پر گئی۔

"عجوبے لگ رہے ہو یقین مانو۔"ابان نے اس کی نظروں کی سمت میں دیکھا۔

"تمہارے کہنے سے کون سا۔۔۔۔"(اس نے اپنی سکرین پر زویا کا نمبر جگمگاتے دیکھ کر فورا فون کان سے لگایا)وہ کب سے ان دونوں کو فون کر رہا تھا۔الماز نے غور نہیں کیا تھا کہ ابان لے بات ادھوری چھوڑ دی ہے۔وہ سکون سے ہدایا کو منا رہا تھا۔اس نے یکدم ابان کو فون کان سے لگائے برق رفتاری میں بھاگتا ہوا دیکھا۔وہ اس کے پیچھے جاتا کہ ابان ہدایت کے ساتھ پہلے ہی نکل چکا تھا۔

"زویا بیٹا اپ ٹھیک ہو کچھ ہوا تو نہیں آپ کو۔"وہ ہانپتا ہوا گھنٹے کا سفر بیس منٹ میں عنایت کے ساتھ طے کر کے آیا تھا۔آتے ساتھ ہی اس نے زویا کو گلے لگائے اس کا ماتھا چومے پریشانی سے اس سے دریافت کیا۔عنایت آس پاس کی تلاشی لیتے ساتھ فیروز کی ڈیڈ باڈی بھی چیک کر رہا تھا۔"بھائی۔۔۔۔میں ٹھیک ہوں۔۔۔۔مگر۔۔۔۔فیروز۔۔۔۔۔۔۔پتہ

نہیں۔۔۔۔۔کچھ لوگ۔۔۔۔۔آئے اور زبردستی۔۔۔۔۔۔اندر گھس کر۔۔۔۔۔اسے مار۔۔۔۔۔"وہ ہچکیاں لیتی ہوئی کانپتے ہوئے اسے بتا رہی تھی۔ڈر ابھی بھی اس کے اندر سرایت کر رہا تھا۔نظر یک دم پیچھے پلر کی اوٹ میں چھپے منان پر پڑی تو منان نے اسے پلکیں جھپکتے تسلی دی۔

"ریلیکس میرا بیٹا کچھ نہیں ہوا آرام سے بتاؤ۔۔۔۔۔کیا ہوا۔۔۔کون لوگ تھے وہ۔۔۔" زویا نے لرزتے ہوئے اسے دیکھا۔

"پتہ نہیں بھائی بس وہ یکدم آئے۔۔۔۔۔۔اور بغیر کچھ۔۔۔۔۔۔سوچ سمجھے۔۔۔۔فیروز کو۔۔۔۔۔شوٹ کر کے۔۔۔۔۔چلے گئے۔۔۔۔۔آئی۔سوئر۔۔بھائی مجھے۔۔۔۔۔۔مجھے کچھ نہیں۔"

"اوکے اوکے بس جب میں دیکھتا ہوں۔"دور کھڑے منان کا دل کیا کہ وہ اپنا ماتھا پیٹ لے زویا کی بے وقوفی پہ جو ڈھنگ سے اسے بات بھی نہ بتا پائی تھی۔

"باس یہاں آس پاس کوئی ثبوت نہیں وہ سب کچھ صاف کر کے گئے ہیں۔سی۔ٹی۔وی کیمرا زچیک کرنے پڑیں گے۔وی۔آر۔بلیسڈ کہ انہوں نے زویا میم کے ساتھ کچھ نہیں کیا

Clubb of Quality Content!

۔آپ ابھی انہیں لے کر جائیں میں باڈی لے کر آتا ہوں۔ باقی سب بعد میں دیکھتے ہیں۔"

ابان نے بے اختیار اپنی پیشانی مسلتے فیروز کی باڈی دیکھی۔اس کے دل کو کچھ ہوا۔

فیروز اس کے لیے منان اور سیف کی طرح ہی تھا۔ابھی جو گھر جا کر تماشہ لگنا تھا۔زمارہ، غفران اور۔۔۔ پھر وہاں موجود لوگ، وہ گہرا سانس خارج کرتے زویا کو اپنے حلقے میں لیے گاڑی کی جانب بڑھا۔ جس نے بھی یہ حرکت کی تھی وہ اس کے ہاتھوں بچنے والا نہیں تھا۔

"کہاں رہ گئے یہ دونوں۔۔۔۔ ٹائم دیکھو۔۔۔اور یہ ابان اور منان بھی کہیں نظر نہیں آرہے مجھے۔" غفران زرتاشہ اور زمارہ کے پاس جھنجھلاتا ہوا آیا۔ کتنا وقت گزر چکا تھا ہر کوئی ان دونوں کے بارے میں پوچھ رہا تھا۔

"تم فون کرو نہ پوچھو کہ کتنی دیر ہے ان کو۔" چچی پریشانی سے بولیں۔ان کو عجیب سی گھبراہٹ ہو رہی تھی۔ زرتاشہ زویا کو اور زمارہ ابان کو فون کر رہی تھی۔ مگر فون کوئی بھی نہیں اٹھا رہا تھا۔زمارہ نے یہاں وہاں نظر دوڑاتے منان کو تلاشنا چاہا۔جب اس کی نظر اینٹرس پر ابان اور زویا پر پڑی۔ابان اسے سینے سے لگائے اپنے ساتھ لے کر آرہا تھا۔زمارہ کی

Clubb of Quality Content

پیشانی پر شکنیں ابھری۔ فیروز کہاں تھا؟ ان دونوں نے تو ایک ساتھ آنا تھا۔ آس پاس لوگوں کا جھرمٹ بننے لگا تھا۔

"فیروز کہاں ہے ان دونوں نے تو اکٹھے آنا تھا؟" غفران انہیں دیکھتے فوراً ہی ان کی طرف لپکا۔ پیچھے ہی زرتاشہ، زمارہ اور چچی بھی تھیں۔ زرتاشہ زویا کو نڈھال سا دیکھتے پریشانی سے اس کی جانب بڑھی۔

"زویا۔۔۔ سویٹی کیا ہوا؟ تم ٹھیک تو ہو۔۔۔ ابان کیا ہوا ہے اسے؟" ابان نے زویا کہ گرد گرفت مضبوط کی۔ سب طرح طرح کے سوال ان سے کر رہے تھے۔ ابان بغیر کوئی جواب دیئے خاموشی سے جگہ بناتا زویا کے لیے آگے بڑھ رہا تھا۔ غفران کے ساتھ ساتھ باقی سب کو بھی کچھ غلط ہونے کا خدشہ ہوا۔

"ابان جواب دو ڈیم۔ اٹ۔" غفران یکدم ہی دھاڑتے ہوئے اس کے قریب آیا۔ آس پاس لوگ چغل گوئیاں کرنے لگے تھے۔ اسی اثناء میں ایک بڑی وین دروازے کے اندر داخل ہوئی۔ عنایت پیچھے سے باہر نکلتے ڈیڈ باڈی کو باہر نکال رہا تھا۔ سب نے ایک دوسرے کو حیرانی سے دیکھا۔ ابان کی کہی بات عنایت کو یاد آئی۔ وہ باقی سیکیورٹی کے ساتھ موجودہ لوگوں کو باہر نکال رہا تھا۔ لوگ طعنے اور باتیں کرتے ہوئے باہر نکل رہے تھے۔ باہر شور

Clubb of Quality Content

شرابہ سنتے الماز اور سیف کے ساتھ عائشہ وغیرہ سب باہر آئے۔ غفران کو یکدم کوئی انہونی ہوتی ہوئی محسوس ہوئی۔ وہ بغیر کسی کی پرواہ کیئے عنایت کو دھکا دیتے ڈیڈ باڈی کی جانب لپکا۔ کپڑا چہرے سے ہٹایا اور بس۔۔۔ اس نے بے یقینی سے چہرہ ایک بار۔۔ دو۔۔۔ بار اور پھر کچھ دیر اور دیکھ کر تڑپتے ہوئے آگے بڑھ کر فیروز کا چہرہ تھپتھپانے لگا۔ زمارہ اور چچی اسے فیروز کا نام پکارتے سن کر بے یقینی سے اس کی جانب بڑھی۔ اور پھر ماتم اور چیخا چیخاری شروع ہو چکی تھی۔ لوگوں کو سب کو باہر نکال دیا تھا۔ اندر اس وقت حشمت صاحب کی پوری فیملی، الماز اور امائرہ، اور ان کے علاوہ وہ لوگ خود موجود تھے۔ زمارہ یکدم ہی فیروز کو چھوڑ کر کسی خون خوار چڑیل کی طرح ابان کے حصار میں موجود زویا پر جھپٹی۔

"یو۔ بلڈی۔ بچ۔۔۔۔ تم نے مارا ہے میرے بھائی۔۔۔۔ کو۔۔۔۔ ہے نا۔۔۔۔ بتاؤ تم نے مارا ہے۔۔۔ میں تمہیں چھوروں گی نہیں یو۔۔" سب اتنا اچانک ہوا کہ کسی کو کچھ سمجھ ہی نہیں آئی۔ ابان نے فوراً اسے زویا سے دور جھٹکا۔ اس کا ردعمل یہ ہو گا وہ پہلے ہی جانتا تھا۔ ابھی وہ تھوڑا سا سنبھلا تھا کہ غفران نے اس کا گریبان پکڑتے کھینچا۔ ابان اس کا ہاتھ بھی جھٹکتا کہ۔۔۔ "دور رہو اس سے خبردار جو یہ حرکت دوبارہ کی۔۔۔ اسے بتانے تو دو کہ ہوا کیا ہے۔" الماز نے دھکا دیتے اسے پڑے کیا۔ اس کے ساتھ ہی سیف تھا، دونوں کو سخت ناگوار

گزرا تھا۔ ابان نے سنجیدہ نظر اس پر ڈالی۔ پھر چچی کے ساتھ باقی سب کو فیروز کے ساتھ ہوئے حملے کا بتایا۔ ان سب کا اس طرف دھیان ہی نہیں تھا کہ منان اس منظر سے غائب ہے۔

"اووو۔۔۔ تو وہ میرے بھائی کو مار گئے۔۔۔ لیکن اس پھولن دیوی کو زندہ چھوڑ دیا تاکہ وہ پکڑے جا سکیں۔۔۔ وٹ آ جوک۔" زمارہ پھر زویا کی جانب جھپٹی۔ زویا ابان کے سینے میں چھپی ہوئی تھی۔

"ابھی تک کوئی ثبوت نہیں ہے تمہارے پاس جو تم میری بہن پر الزام لگاؤ۔۔۔۔ وہ تو گھر میں موجود بلی کے بچے سے ڈر جاتی ہے۔ وہ کیسے اتنا بڑا قدم اٹھا سکتی ہے۔ اور وہ کیوں ایسا کرے گی؟ ابان نے سنجیدگی سے دونوں بہن بھائیوں کو وضاحت دی۔ چچی اونچا اونچا دھاڑے مار مار کر رو رہیں تھیں۔

"بی۔ کیئر فل۔۔۔ اگر اس کے پیچھے تمہارا یا زویا کا ہاتھ ہوا تو تم دونوں چھ فٹ زمین کے نیچے ہوگے۔" ابان نے محض سر جھٹکا۔ اسے ایسا لگا کہ غفران نے کوئی لطیفہ سنایا تھا۔ زویا نے ابان کے سینے سے سر نکالے زرتاشہ کو دیکھا جو اسے پکار رہی تھی۔ نظریں بے ساختہ دوسری

جانب بھٹکتی سیدھا الماز کی نظروں سے ملیں۔دل انتہا کی سپیڈ پر دھڑکا۔تو آ گیا تھا وہ شخص جس کی خاطر اس نے قتل کیا تھا۔

"جاری ہے۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

مزید بہترین ناول/افسانے/آرٹیکل/مختصر کہانیاں اور معیاری شاعری پڑھنے کے لئے نیچے دیئے گئے لنک پر کلک کریں۔

شکریہ!

www.novelsclubb.com

ہماری ایپ ڈاؤنلوڈ کریں اور رسائی حاصل کریں بے شمار مزے دار ناولوں تک

Download our app

Clubb Quality Content!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول، افسانہ، شاعری، ناولٹ، کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک، انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP:

03257121842